بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۃ دروسِ رمضان (23)

دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے کے اسباب

دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ایمان کی رُوح اور بندگی کی اصل جان ہے۔ اسی محبت کے حصول کے لیے قرآن وسنت نے چند ایسے اسباب بتائے ہیں جنہیں اختیار کرنے سے دل اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس سے تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

❶ قرآنِ کریم میں تفکر وتدبر:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ [ص: 29]

”یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے تم پر نازل کی، تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور اہلِ عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔“

اور فرمایا:

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا [النساء: 82]

”کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔“

جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے تو اس کی توجہ صرف سورت ختم کرنے پر نہ ہو بلکہ مقصد یہ ہو کہ وہ اللہ کے کلام کا مفہوم سمجھے، اس کے پیغام کو دل میں اتارے اور اس کے ارادے کو جانے۔ یہی طرزِ تدبر دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کا سب سے مؤثر سبب ہے

❷ نوافل کی ادائیگی:

دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کی پابندی کی جائے۔ یہ ایسا عظیم عمل ہے جو دلوں میں محبتِ الٰہی کو پروان چڑھاتا ہے اور رُوح کی سیرابی کا سامان کرتا ہے۔

اس کی واضح دلیل وہ حدیثِ قدسی ہے جو بخاری وغیرہ میں نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِی بِشَيْئٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِی يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّهُ؛ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِی يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِی يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِی يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِی يَمْشِی بِهَا، وَلَئِنْ سَأَلَنِی لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِی لَأُعِيذَنَّهُ)).

’’جو شخص میرے کسی دوست (ولی) سے دشمنی کرے، میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ کسی چیز کے ذریعے میرے قریب نہیں ہوتا جو مجھے اس سے زیادہ محبوب ہو جتنا وہ کام جو میں نے اس پر فرض کیا ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے برابر میرے قریب آتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔‘‘

صحیح البخاری: 6502

❸ اللہ اور اس کے رسول کو ہر شے پر ترجیح:

محبتِ الٰہی کا تیسرا سبب یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات پر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو ترجیح دے اور اپنی پسند کے مقابلے میں اللہ اور اس کے رسول کی پسند کو مقدم رکھے، چاہے نفس کسی چیز کی کتنی ہی خواہش کرے یا دل کسی طرف کتنا ہی مائل ہو۔ مومن کا شیوہ یہی ہے کہ وہ اپنی چاہت کو اللہ کی رضا کے تابع کر دیتا ہے۔ اسی حقیقت کو رسولِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)).

’’تین چیزیں جس شخص میں پائی جائیں وہ ایمان کی مٹھاس پا لیتا ہے: ① اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں ② وہ کسی شخص سے صرف اللہ کے لیے محبت کرے ③ وہ کفر کی طرف

پلٹنے کو اتنا ہی ناپسند کرے جتنا اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اسے (جہنم کی) آگ میں ڈال دیا جائے۔"

صحیح البخاری:16، صحیح مسلم:43

❹ اسماء الحسنیٰ اور صفاتِ الٰہیہ کی معرفت:

بندہ جتنا زیادہ اپنے رب کی ذات وصفات کو جانتا ہے اتنا ہی وہ اللہ سے محبت کرنے لگتا ہے، اس کی عبادت میں رغبت پاتا ہے اور گناہ ومعصیت سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کی گواہی خود قرآنِ کریم دیتا ہے، جہاں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ [فاطر:28]

"اللہ سے تو اس کے بندوں میں صرف وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

امام ابن کثیر ﷺ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے کہ اللہ سے سچی خشیت تو وہی رکھتے ہیں جو علماء ہیں، جو اللہ کی حقیقت میں معرفت رکھتے ہیں۔ کیونکہ جس قدر کسی بندے کی معرفت اُس ذاتِ عظیم، علیم، صفاتِ کمال سے متصف اور اسماءِ حسنیٰ سے موصوف ربّ کے بارے میں زیادہ ہوتی ہے، اسی قدر اس کی خشیت بھی زیادہ ہوتی ہے اور اس کا خوفِ الٰہی گہرا اور پختہ ہو جاتا ہے۔

تفسیر ابن کثیر:6/544

یوں معرفتِ الٰہی بندے کے دل میں محبت، تعظیم اور خضوع کے جذبات پیدا کرتی ہے اور اسے ایمان وعمل کی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے۔

❺ انعامات وعنایاتِ الٰہیہ کو یاد رکھا جائے:

دل میں اللہ کی محبت کو بیدار کرنے کا ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں، فضل واحسان اور اس کی عطا وکرم کو یاد رکھا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ [النحل:53]

"تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔"

جب بندہ اپنے رب کی لگاتار نازل ہونے والی نعمتوں، اس کی عطاؤں اور مہربانیوں کو یاد کرتا ہے تو اس کے دل میں محبت کی لہر اٹھتی ہے، وہ محبت مضبوط ہوتی جاتی ہے اور اس کا مقام بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی احساسِ نعمت بندے کے دل کو شکر، حمد اور اخلاص سے بھر دیتا ہے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ جب رات کو اپنے بستر پر آرام فرمانے لگتے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرتے اور حمد وثنا کے ساتھ فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَآوَانَا، فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ.

’’تمام تعریفات اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کافی ہوا اور ہمیں ٹھکانا دیا، حالانکہ کتنے ہی لوگ ہیں جن کے لیے نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ پناہ دینے والا۔‘‘

صحیح مسلم: 2715

یہی احساسِ احسان دل میں محبتِ الٰہی کی شمع روشن کرتا ہے اور بندے کو اپنے رب کے قرب وشکر کے راستے پر لے آتا ہے۔

❻ نیک لوگوں کی صحبت:

دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے والا چھٹا سبب یہ ہے کہ انسان نیک، متقی، صاحبِ ایمان اور راست رو لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔ ایسے لوگوں کی رفاقت سے نیکی سے محبت ہوتی ہے اور اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِینِ خَلِیلِهِ، فَلْیَنْظُرْ أَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلْ))

’’آدمی اپنے دوست کے دین (طرزِ زندگی) پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک یہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔‘‘

سنن أبی داود: 4833

نیک صحبت دلوں کو منور کرتی ہے، محبتِ الٰہی کے شعلے کو بھڑکاتی ہے، اور انسان کو ان بلند منازل کی طرف لے جاتی ہے جہاں ایمان، عمل اور محبت ایک ساتھ پروان چڑھتے ہیں۔

❼ محبت الٰہی میں حائل ہونے والی چیزوں سے دُوری:

دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے والا ایک نہایت ضروری امر یہ ہے کہ انسان ان تمام چیزوں سے خود کو دُور رکھے جو دل اور اس کے رب کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں، مثلاً: گناہوں پر اصرار، دنیا کی حد سے زیادہ محبت، عبادات سے غفلت، ذکرِ الٰہی سے دُوری، قرآن سے بے تعلقی، برے لوگوں کی صحبت، خواہشاتِ نفس کی پیروی، حلال وحرام میں عدمِ تمیز اور آخرت کی فکر سے بے پروائی۔

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر   إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحکمۃ انٹرنیشنل

...... لاہور ......